Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ربوہ

روزنامہ

الفضل

فی پرچہ ۲؍

یوم شنبہ ۲۰ صفر ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ۸ اخاء ۱۳۳۴ ہش ۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء نمبر ۲۳۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

— طبیعت ناساز ہے —

ربوہ ۷ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح دریافت کرنے پر فرمایا۔

"طبیعت آج پھر خراب ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

پنجاب کے طول و عرض میں زبردست سیلاب لاہور۔ نارووال۔ قصور۔ سیالکوٹ اور شیخوپورہ

— کے اضلاع زیر آب ہو گئے —

لاہور میں صورت حال اب قدرے بہتر ہے نارووال میں کمر کمر تک پانی بہ رہا ہے فصلوں کو شدید نقصان

ضلع گورداسپور کے بعض دیہات آٹھ سے دس فٹ تک پانی میں ڈوب چکے ہیں۔

لاہور ۷ اکتوبر۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق لاہور شہر میں اب سیلاب کی صورت حال قدرے بہتر ہو گئی ہے۔ اور آئندہ بارہ گھنٹوں میں حالت اور بہتر ہو جانے کی توقع ہے — ایک سرکاری ترجمان نے لاہور کی صورت حال کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کل نصف رات گذرنے کے بعد لاہور کے مختلف نشیبی علاقوں میں پانی ایک سے دو فٹ تک کم ہو گیا۔ اس وقت شہر میں فوج کے چار مرکز قائم ہیں۔ جو پانی میں گھری ہوئی آبادی کو نکالنے اور اس کے لئے غذائی امداد کرنے کا کام کر رہے ہیں۔ یہ مراکز ریلوے سٹیشن۔ گورنمنٹ کالج فریڈ پور ہاؤس اور معری شاہ میں کام کر رہے ہیں۔ فیروز پور روڈ پر سیلاب میں بہ جانے والے مویشیوں کو جمع کرنے کے لئے بھی ایک مرکز کام کر رہا ہے۔

کل دریائے راوی کا پانی دریا کے کناروں سے بہ نکلا۔ اور لاہور کے نزدیک حفاظتی بندوں کو توڑتا ہوا شہر کی حدود میں داخل ہو گیا لاہور کے ۱۳ محلے سیلاب سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ ان محلوں میں پانی کی سطح تین فٹ سے پانچ فٹ تک ہے۔ جنرل محمد اعظم نے بتایا کہ متاثرہ آبادیوں سے قریباً دو لاکھ افراد کو فوج کی مدد سے محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا ہے۔ شاہدرہ کا پادر ہوں زیر آب آگیا ہے۔ اور سیلاب کے پانی نے بادامی باغ میں اناج کی ذخیرہ گاہوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔

کل دوپہر تک شاہدرہ کے نزدیک دریا کی سطح ۱۸ فٹ سات انچ تک تھی۔ شام تک پانی کی سطح اس پیمانہ سے بھی بلند ہو گئی۔ اور رات کی آخری اطلاعات کے مطابق پانی ریلوے کے پل کی نالیوں میں سے گزرنے لگا تھا۔ دریائے راوی میں شاہدرہ کے نزدیک پانی کی سطح ۱۹۵۰ء میں بہت زیادہ بلند ہوئی تھی۔ جبکہ پانی ۱۵ فٹ تک چڑھ گیا تھا۔

سیلاب کا پانی قلعہ لچھمن سنگھ۔ راج گڑھ کرشن نگر۔ رام نگر۔ سنت نگر۔ توال کوٹ سانده۔ نواں مزنگ۔ چوبرجی۔ معری شاہ فاروق گنج۔ بلال گنج۔ پرانی انارکلی۔ نابھہ روڈ۔ پیلیز کلب۔ سول سکرٹریٹ اور ٹاؤن ہال سے ہوتا ہوا۔ جنرل پوسٹ آفس تک پہنچ چکا تھا اور میکلوڈ روڈ کی جانب بڑھنے لگا۔ اور لاہور کا ایک چوتھائی حصہ زیر آب ہو گیا۔ متاثرہ علاقوں میں پانی کی سطح تین سے پانچ فٹ تک تھی۔

لاہور اور صوبہ کے شمال مغربی اضلاع کے درمیان صرف وائرلیس کا رابطہ قائم ہے۔ باقی تمام ذرائع مواصلات منقطع ہو گئے ہیں۔ لاہور سے لائل پور تک بلوکی کے راستہ لاریوں کی آمد و رفت بھی منقطع ہو گئی ہے۔

صوبے کے مختلف اضلاع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کھڑی فصلوں کو زبردست نقصان ہوا ہے۔ شیخوپورہ سڑک کے راستے باقی علاقوں سے منقطع ہو چکا ہے۔ ٹیلیفون لائن بھی کٹ گئی ہے۔ نارووال میں اس وقت کمر کمر تک پانی پھیر رہا ہے۔ سیالکوٹ چھاؤنی کا ایک علاقہ بھی زیر آب ہے۔ سیالکوٹ۔ قصور اور نارووال میں ریلوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔ قصور کا شہر بھی اس وقت زیر آب ہے۔ قصور سے لاہور آنے والی سڑک کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ اس سڑک پر دو پل ٹوٹ گئے ہیں۔ شیخوپورہ۔ ملتان اور لائل پور میں احتیاطی تدابیر جاری ہیں حکومت نے فوری طور پر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ روزانہ ایک ہزار من غلہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ سیلاب میں گھرے ہوئے علاقوں میں پہنچایا جائے۔

مشرقی پنجاب کی اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں پر بھی سیلاب نے کافی نقصان پہنچایا ہے۔ گورداسپور کا شہر چاروں طرف سے پانی میں گھرا ہوا ہے۔ اور کسی وقت بھی پانی شہر میں داخل ہو سکتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ضلع گورداسپور کے بعض دیہات آٹھ سے دس فٹ تک پانی میں ڈوب چکے ہیں۔

اخبار ربوہ

ربوہ ۷ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت کل اعصابی تکلیف کی وجہ سے زیادہ ناساز رہی۔ گردہ اور انتڑی میں بھی درد زیادہ تھی۔ آج نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب ممدوح کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو کل گھبراہٹ زیادہ رہی۔ آج گھبراہٹ اور ضعف میں کسی قدر کمی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

کل بعد نماز مغرب محلہ دارالرحمت کی مسجد میں زیر صدارت حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم میاں عبدالحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ اور تحریک جدید کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا

ایک تازہ رؤیاء

فرمودہ ۴ ؍ اکتوبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

فرمایا:-

میں واپسی کے وقت غالباً زیورک میں تھا۔ کہ میں نے خواب دیکھی۔ کہ میں ایک رستہ پر گذر رہا ہوں۔ کہ مجھے اپنے سامنے ایک ریوالونگ لائٹ (Revolving light) یعنی چکر کھانے والی روشنی نظر آئی۔ جیسے ہوائی جہازوں کو رستہ دکھانے کے لئے منارہ پر تیز لیمپ لگائے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو گھومتے رہتے ہیں۔ میں نے خواب میں خیال کیا۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے۔ پھر میرے سامنے ایک دروازہ ظاہر ہوا۔ جس میں پھاٹک نہیں لگا ہوا۔ بغیر پھاٹک کے کھلا ہے۔ میرے دل میں خیال گزرا۔ کہ جو شخص اس دروازہ میں کھڑا ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کا نور گھومتا ہوا اس کے اوپر پڑے۔ تو خدا تعالیٰ کا نور اس کے جسم کے ذرّہ ذرّہ میں سرائت کر جاتا ہے۔ تب میں نے دیکھا کہ میرا لڑکا ناصر احمدؐ اس دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہو گیا اور وہ چکر کھانے والا نور گھومتا ہوا اس دروازہ کی طرف مڑا۔ اور اس میں سے تیز روشنی گذر کر ناصر احمدؐ کے جسم میں گھس گئی۔ پھر میں نے دیکھا کہ ناصر احمدؐ دہلیز سے اتر آیا۔ اور منور احمدؐ نے اس کی طرف بڑھنا شروع کیا جس وقت مرزا منور احمدؐ اس دہلیز کی طرف بڑھ رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس نے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے تھے۔ دایاں ہاتھ دائیں طرف اور بایاں ہاتھ بائیں طرف۔ اور اس کے ساتھ ساتھ پہلو میں عزیزم چودھری ظفر اللہ خاں صاحب جا رہے تھے۔ مرزا منور احمدؐ بڑھ کر اس دروازہ کی دہلیز میں کھڑا ہو گیا۔ اور پھر پہلے کی طرح روشنی چکر کھا کے اس کی طرف آنی شروع ہو گئی اور اس کے جسم پر پڑنے لگی۔ اس وقت میرے دل میں خیال گذرا کہ کاش چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے بھی اس کا ہاتھ پکڑا ہوا ہو۔ تو اس میں سے ہو کر خدا تعالیٰ کا نور ان میں بھی داخل ہو جائے۔ تب میں نے ذرا سا منہ پھیرا اور دیکھا کہ عزیزم چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے عزیزم مرزا منور احمدؐ کا دایاں ہاتھ پکڑا ہوا ہے۔ اس پر میں نے دل میں کہا۔ الحمد للہ چودھری صاحب نے عین موقع پر مرزا منور احمدؐ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ اب انشاء اللہ منور احمدؐ میں سے ہوتے ہوتے الٰہی نور چودھری صاحب کے بھی سارے جسم میں گھس گیا ہوگا۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

خوابوں کے ساتھ یہ پہلو لگا ہوا ہوتا ہے۔ کہ اگر انسان اپنے آپ کو ان کے مطابق بنانے کی کوشش کرے۔ تو وہ زیادہ شان سے پوری ہوتی ہیں۔ اگر عزیزم مرزا ناصر احمدؐ۔ عزیزم مرزا منور احمدؐ اور عزیزم چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے اس خواب کے مطابق اپنے آپ کو بنانے کی کوشش کی۔ اور دعاؤں اور توکل علی اللہ اور خدمتِ دین اللہ کی طرف توجہ کی۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ دعاؤں کی قبولیت اور قرب الی اللہ کے نظارے وہ دیکھیں گے۔ اور خود بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور دنیا کو بھی فائدہ پہنچائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے

خاص دعا کی تحریک

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سفر یورپ کے بعد ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اور حضور کی عام صحت خدا کے فضل سے کافی بہتر ہے۔ لیکن ابھی تک کبھی کبھی اعصابی بے چینی کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ جو بعض اوقات شدت اختیار کر کے کافی پریشانی کا موجب ہوتی ہے۔ ایسی بے چینی عموماً کوئی غم یا فکر کی خبر سننے یا کسی وجہ سے دماغی کوفت ہونے یا بعض اوقات کسی جسمانی عارضہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ حضرت صاحب کی خدمت میں آجکل کوئی ایسا خط یا ایسی رپورٹ یا ایسی خبر ارسال نہ کریں۔ جو کسی جہت سے فکر یا غم پیدا کرنے والی یا کوفت کا موجب ہو۔ اس معاملہ میں دوستوں کو خاص احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

علاوہ ازیں یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ابھی تک حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص دعائیں جاری رکھی جائیں۔ تا اللہ تعالیٰ جماعت کے سروں پر حضور کا مبارک سایہ تا دیر سلامت رکھے۔ اور موجودہ نازک ایام میں جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ میری یہ تحریک ایک خاص جذبہ پر مبنی ہے۔ اسے معمولی نہ سمجھا جائے۔ اور نہایت درجہ توجہ اور درد و سوز کے ساتھ حضور کے لئے اور جماعت کے لئے دعائیں جاری رکھی جائیں۔

فقط والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۵۵-۱۰-۴

خطبہ جمعہ

مغربی ممالک میں اب اسلام کی فوقیت اور برتری کو تسلیم کرنے کا رجحان سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے

اگر اس رجحان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم پوری قوت سے تبلیغ اسلام کریں

— تو —

انشاء اللہ سارا یورپ ایک دن اسلام کی آغوش میں آجائے گا۔

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ر ستمبر ۱۹۵۵ء بمقام احمدیہ ہال کراچی

(خطبہ نویس۔ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں آج کا خطبہ شروع کرنے سے پہلے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اس بیماری کا اثر مجھ پر زیادہ تر یہ ہے کہ میں

شور بالکل برداشت نہیں کر سکتا

ذرا بھی شور ہو تو مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص میرے سر پر ہتھوڑے مار رہا ہے۔ چنانچہ جس دن ہم آئے ہیں۔ نئے مکان میں بعض نقائص کی وجہ سے اس قدر شور تھا۔ کہ جب ہم ناشتہ کرنے بیٹھے اور میرے ساتھ بیٹھنے والے میری بیویاں اور بچے ہی تھے۔ تو اگر کوئی پرچ میز پر یا پلیٹ بھی رکھتا ہو یا چمچہ رکھتا تب تو مجھے یوں معلوم ہوتا کہ ڈھول بج رہے ہیں۔ یورپ میں بھی یہ تکلیف مجھے رہی ہے۔ جس سے بچنے کے لئے میں اکثر اوقات اپنے کانوں میں روئی ڈال لیا کرتا تھا۔

اس بیماری کا دوسرا اثر میری آنکھوں پر پڑا ہے۔ جس میں پہلے سے تو بہت افاقہ ہے۔ مگر پھر بھی ابھی کمزوری باقی ہے۔ جب میں ان دوستوں کو دیکھتا ہوں۔ جن کو میں پہچانتا تھا۔ اور اب بھی پہچانتا ہوں۔ تو مجھے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی شکلوں میں تھوڑا سا فرق ہے۔ ڈاکٹروں نے دوبارہ معائنہ میں بتایا ہے۔ کہ پہلے سے نظر ٹھیک ہو رہی ہے۔ لیکن پھر بھی دیر تک میں ایک جگہ پر نظر نہیں ڈال سکتا۔ اس سے دماغ میں پریشانی پیدا ہو جاتی اور مجھے کوفت محسوس ہونے لگتی ہے۔ بہر حال ڈاکٹر کی رائے یہ ہے کہ آنکھوں کے کچھ عرصہ استعمال کے بعد یہ نقائص کم ہونے لگیں گے۔ اسی طرح

گلے اور کان کا معائنہ

کرایا گیا۔ تو ڈاکٹروں نے بتایا کہ جہاں تک طبی معائنہ کا تعلق ہے کان اور گلے میں کسی قسم کا نقص نہیں۔ یہ صرف فنکشنل (Functional) تکلیف ہے۔ یعنی ان اعضاء کے طریق کار کو بیماری کی وجہ سے نقصان پہونچا ہے۔ اس لئے اب نئے سرے سے آپکو ہر چیز کی عادت ڈالنی پڑے گی۔

آج میں سب سے پہلے اپنے ان تجارب سے جو مجھے یورپ کے سفر میں ہوئے ہیں۔

ایک بات کا خصوصیت سے ذکر

کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غالباً ۱۸۹۴ء یا ۱۸۹۵ء میں کہا تھا کہ ؎

آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

یہ وہ زمانہ تھا جب دنیا کے کسی انسان کے واہمہ اور خیال میں بھی تبلیغ اسلام نہیں تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت کچھ اشتہار لکھ کر بھیجے۔ اور بعض نے وہ اشتہار پڑھے بھی۔ لیکن اس سے زیادہ اس وقت کوئی تبلیغ نہیں تھی۔۔ بعد میں ہمارے مشن بیرونی ممالک میں قائم ہوئے اور کچھ لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ مگر یہ بات بھی ایسی ہی تھی۔ جیسے پہاڑ کھودنے کے لئے ہتھوڑا مارا جاتا ہے۔ ہتھوڑا مارنے سے دو تین انچ پہاڑ تو کھد سکتا ہے۔ مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ پہاڑ کھودا گیا ہے۔ بے شک ہم اس بات پر خوش ہو سکتے ہیں۔ کہ پہاڑ کھودنے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کھودا بھی گیا ہے۔ لیکن اس سفر میں میں نے

اللہ تعالیٰ کا یہ عجیب نشان

دیکھا کہ یورپ کے بعض اچھے تعلیم یافتہ اور اعلیٰ طبقہ کے لوگوں میں وہی باتیں جو پہلے اسلام کے خلاف سمجھی جاتی تھیں۔ اب اس کی صداقت کا ثبوت سمجھی جانے لگی ہیں۔ چنانچہ میرے لنڈن پہونچنے سے چند دن پہلے ہی وہاں کا ایک مشہور میوزیشن (Musician) جو لنڈن کے ایک اہم ترین اوپیرا میں کام کرتا۔ اور پیانو وغیرہ بجاتا ہے۔ اس کے دل میں اسلام کی رغبت پیدا ہوئی۔ اس کی ماہوار تنخواہ ۱۰۵ پونڈ ہے۔ گویا آجکل کے ریٹ کے لحاظ سے قریباً چودہ سو روپیہ لیکن اس کے علاوہ وہ زائد روپیہ بھی کما لیتا ہے۔ اس کی بیوی نے بتایا۔ کہ وہ قریباً سترہ اٹھارہ سو پونڈ سالانہ کماتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کی

دو ہزار کے قریب ماہوار آمد

ہے۔ مجھے ایک دفعہ لنڈن میں بڑے بڑے تاجر ملنے کے لئے آئے۔ میں نے ان کے سامنے اس کا نام لیا۔ تو ایک شخص کی بیوی نے فوراً پہچان لیا۔ اور کہا کہ ہاں میں اسکو جانتی ہوں۔ اس نے بڑی سی داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ اتنی بڑی داڑھی کہ آپ لوگ جو میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ آپ میں سے شاید ایک فیصدی کی بھی اتنی بڑی داڑھی نہیں۔ مجھے جب وہ ملا تو کہنے لگا کہ یورپ کے لوگ جب مجھے دیکھتے ہیں۔ تو مجھے پاگل کہتے ہیں۔ میں نے کہا اگر آپ کی داڑھی نہ ہوتی۔ تو میں آپ کو پاگل سمجھتا۔ ان کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ داڑھی رکھنے والا پاگل ہے۔ اور میرا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ داڑھی نہ

رکھنے والا پاگل ہے۔ جو لوگ ڈاڑھی نہیں رکھتے۔ وہ ڈاڑھی رکھنے والوں کو پاگل سمجھتے ہیں۔ اور جو ڈاڑھی رکھتے ہیں۔ وہ ڈاڑھی نہ رکھنے والوں کو پاگل سمجھتے ہیں۔ بہرحال جب تک دنیا میں اختلاف رہے گا لوگوں کے یہ فتوے جاری رہیں گے۔

مجھے وہاں کے مبلغین نے بتایا کہ اس شخص کی

اسلام کی طرف رغبت کی ایک عجیب وجہ

ہے۔ جو عام وجوہات کے بالکل الٹ ہے۔ اور اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ ان کے دماغوں میں تغیر پیدا کر رہا ہے۔

کوئی زمانہ ایسا تھا کہ اسلام کے رستہ میں سب سے زیادہ روک تعدد ازدواج کی روک سمجھی جاتی تھی۔ یورپ کے لوگ اصرار کرتے تھے کہ ایک سے زیادہ بیویاں کرنا سخت ظلم ہے۔ مگر اب یہ حالت ہے۔ کہ وہ پہلے بعض اور مسلمانوں کے پاس گیا۔ اور ان سے کہا کہ

اسلام کا تعدد ازدواج کے متعلق

کیا خیال ہے۔ انہوں نے کہا کہ توبہ توبہ یہ بات تو دشمنوں کی طرف سے سخت بگاڑ کر پیش کی جاتی ہے۔ اسلام میں کوئی ایسا حکم نہیں۔ یہ تو خاص خاص مجبوریوں اور شرطوں اور قیدوں کے ساتھ اجازت دی گئی ہے۔ وہ کہنے لگا کہ انہوں نے جب مجھے یہ جواب دیا۔ تو میں جھٹ کھڑا ہوگیا۔ اور میں نے کہا کہ مجھے تو اسلام میں یہی ایک خوبی نظر آئی تھی۔ اور تم کہتے ہو کہ اس کے ساتھ کئی قسم کی شرطیں اور قیدیں ہیں۔ میں تو وہاں جانا چاہتا ہوں جہاں مجھے سیدھی طرح بتایا جائے۔ کہ اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد وہ ہمارے پاس آیا۔ اور اس نے پوچھا کہ اس بارہ میں اسلام کا کیا حکم ہے۔ ہمارے مبلغین نے بتایا کہ اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔ مگر اس نے ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے۔ کہ تم انصاف سے کام لو۔ اور ہر بیوی کا حق ادا کرو۔ وہ کہنے لگا یہ بات درست ہے۔ اور میری عقل اسے تسلیم کرتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یورپ نے اس تعلیم کو چھوڑ کر بہت کچھ کھویا ہے۔ اور ہم نے اپنے اخلاق بگاڑ لئے ہیں۔ اس لئے اب میں آپ کے پاس ہی آیا کروں گا۔ چنانچہ وہ مجھے بھی ملا۔ اور اپنے بیوی اور بچوں کو بھی ہمارے گھر لایا۔ پھر اس نے مجھ سے جو باتیں کیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اس نے کس طرح اسلامی تعلیم پر گہرا غور کیا ہے۔ اس نے

قرآن کریم کا انگریزی دیباچہ

نکالا۔ اور کہا کہ آپ نے اس کتاب میں ایک بات ایسی لکھی ہے۔ جس سے میرے دل میں شبہ پیدا ہوا ہے۔ اس نے کہا میرا طریق یہ ہے۔ کہ میں کتاب پڑھتا جاتا ہوں۔ اور جو شبہات میرے دل میں پیدا ہوں۔ ان کو میں نوٹ کرتا جاتا ہوں۔ اس کتاب کے مطالعہ کے دوران میں میرے دل میں

ایک شبہ پیدا ہوا ہے

میں نے کہا فرمائیے وہ کیا شبہ ہے۔ کہنے لگا اس کتاب میں آپ نے لکھا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک دفعہ مسجد میں عبادت کے لئے بیٹھے تھے۔ کہ آپ کی ایک بیوی آپ سے ملنے کے لئے آگئیں۔ چونکہ واپسی کے وقت رات ہوگئی تھی۔ اس لئے آپ اپنی بیوی کو گھر پہنچانے کے لئے ساتھ چل پڑے۔ راستہ میں آپ کو ایک صحابیؓ ملا۔ اسے دیکھ کر آپ کو شبہ پڑا۔ کہ کہیں اسے ٹھوکر نہ لگ جائے۔ اور یہ خیال نہ کرے کہ میں کسی اور کو ساتھ لئے جا رہا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اپنی بیوی کے منہ پر سے نقاب اٹھا دی۔ اور اسے کہا کہ دیکھ لو یہ میری بیوی ہے (مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۱۵۶ و صفحہ ۲۸۵ و بخاری ابواب الاعتکاف) جب میں نے یہ واقعہ پڑھا تو مجھے سخت اعتراض پیدا ہوا۔ اور میں نے کہا کہ پردہ تو

اسلام کے نہایت اعلےٰ درجہ کے حکموں میں سے

ایک حکم ہے۔ اور یہ مذہب اور پاکیزگی کی جان ہے۔ اگر کوئی بدبخت شخص ایسا تھا جس کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پچاس ساٹھ سالہ زندگی کو دیکھ کر بھی شبہ پیدا ہوا۔ تو وہ بے شک جہنم میں جاتا۔ اس کی کیا حیثیت تھی۔ کہ محض اس کا ایمان بچانے کے لئے اپنی ایک بیوی کے منہ پر سے پردہ اٹھا دیا جاتا۔ جس شخص نے اتنی مدت دراز تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمات کو دیکھا۔ آپکی قربانیوں کو دیکھا۔ آپکے ایمان کو دیکھا۔ آپکے اخلاص کو دیکھا۔ آپؐ کی محبتِ الٰہی کو دیکھا۔ اور پھر بھی اس کے دل میں شبہ پیدا ہوا۔ وہ کمبخت اگر مرتا تھا تو بے شک مرتا۔ اس کے لئے کیا ضرورت تھی۔ کہ اپنی کسی بیوی کے منہ پر سے نقاب اٹھا دیا جاتا۔ چونکہ مجھ پر ابھی بیماری کا نیا نیا حملہ ہوا تھا۔ اس لئے میرے دل میں اس سوال سے تھوڑی سی گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ اور میں نے سوچا۔ کہ یہ

ایک نیا سوال ہے۔

اور آدمی بڑا پڑھا ہوا اور زیرک ہے۔ معلوم نہیں میں اس کا جواب بھی دے سکوں گا یا نہیں۔ یوں تو اللہ تعالےٰ کی میرے ساتھ یہ سنت ہے کہ اگر کسی سوال کا جواب مجھے نہ آتا ہو۔ تو ادھر سوال کرنے والا سوال کرتا ہے۔ اور ادھر بجلی کی طرح میرے دل میں اس کا جواب آجاتا ہے۔ مگر چونکہ میں اس وقت بیمار تھا۔ اس لئے میں نے

اللہ تعالےٰ سے دعا

کہ الٰہی میں تو بیمار ہوں۔ تو تو بیمار نہیں۔ تو مجھے اس سوال کا جواب سمجھا دے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فوراً مجھے جواب سمجھا دیا۔ جس سے اس کی زبان بند ہوگئی۔ میں نے کہا آخر آپ کو یہی اعتراض ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹی چیز کے لئے بڑی چیز کو کیوں قربان کر دیا۔ بے شک اس کا ایمان بھی ایک قیمتی چیز تھی۔ مگر بہرحال وہ ایک کمزور انسان کا ایمان تھا۔ کیونکہ اس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزگی پر شک کیا۔ اس شخص کے ایمان کے بچانے کے لئے اپنی ایک بیوی کا پردہ اٹھا دینا ایک بڑی چیز کو چھوٹی چیز کے لئے قربان کر دینا ہے۔ کہنے لگا ہاں میرے دل میں یہی شبہ پیدا ہوا ہے۔ میں نے کہا تو پھر اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ آپ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ چھوٹی چیز کو بڑی چیز کے لئے قربان کر دینا چاہیئے۔ اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر اس مخصوص واقعہ کو دیکھا جائے۔ تو اس میں اس شخص کا

ایمان بچانا بڑا کام تھا

اور بیوی کے منہ پر سے نقاب الٹ دینا چھوٹی بات تھی کہنے لگا یہ کس طرح؟ میں نے کہا یہ تو تم جانتے ہو۔ کہ پردہ کا حکم پہلی شریعتوں میں نہیں تھا۔ اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ پردہ کا حکم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری سالوں میں نازل ہوا ہے۔ یعنے مدینہ میں ہجرت کرنے کے بعد پردہ کا حکم نازل ہوا ہے۔ تیرہ سال تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں رہے مگر پردہ کا حکم نازل نہ ہوا۔ پھر مدینہ تشریف لائے۔

تو وہاں بھی چار پانچ سال تک پردہ کا حکم نہیں اترا۔ گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعوئے نبوت کے بعد جو تیئیس سالہ زندگی گزری ہے۔ اس میں سے سترہ اٹھارہ سال تک آپ کی بیویوں نے پردہ نہیں کیا۔ اور جب پردہ کا حکم مدینہ آنے کے بھی چار پانچ سال بعد نازل ہوا ہے تو تمہیں یہ ماننا پڑے گا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر بیوی کو ہر صحابیؓ نے دیکھا ہوا تھا۔ اب بتاؤ کہ جس بیوی کو وہ سو دفعہ پہلے دیکھ چکا تھا۔ اگر ایک موقع پر اس کا ایمان بچانے کے لئے آپؐ نے اپنی اس بیوی کا نقاب اٹھا دیا۔ تو اس میں حرج کیا ہوا۔ وہ آپ کی بیویوں کو جوانی کی حالت میں دیکھ چکا تھا۔ اور اب تو وہ بڑی عمر کی ہو چکی تھیں۔ اس عمر میں اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی کسی بیوی کے مُنہ سے نقاب الٹ دیا۔ تو چاہے وہ کتنا ہی کمزور ایمان والا شخص ہو۔ اس کے ایمان کو بچانے کے لئے آپ کا نقاب الٹ دینا بالکل بے حقیقت بات تھی۔ کیونکہ اس بیوی کو اس نے جوانی کے دنوں میں بھی دیکھا ہوا تھا۔ اور اب تو وہ بڑی عمر کی ہو چکی تھیں۔ جوانی میں سو دفعہ دیکھنے والے شخص کے سامنے اگر آپ نے بڑھاپے میں اپنی ایک بیوی کے مُنہ سے اس کا ایمان بچانے کے لئے تھوڑی دیر کے لئے پردہ اٹھا دیا۔ تو آپ نے بڑی چیز کو چھوٹی چیز پر قربان نہیں کیا۔ بلکہ چھوٹی چیز کو بڑی چیز کے لئے قربان کیا۔ اس جواب سے وہ خوش ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اب میری سمجھ میں یہ بات آگئی ہے۔ غور کرو کہ

یہ کتنا بڑا تغیر ہے

کہ یا تو یہ کہا جاتا تھا۔ کہ چونکہ اسلام پردہ کا حکم دیتا ہے۔ اس لئے جھوٹا ہے۔ اور یا یہ کہا جاتا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رات کے وقت ایک شخص کا ایمان بچانے کے لئے اپنی بیوی کے مُنہ سے ایک منٹ کے لئے بھی نقاب کیوں اتارا۔

اسی طرح ایک ڈچ عورت جو ایک مصری سے بیاہی ہوئی ہے۔ ہالینڈ میں مجھے ملی۔ اس نے بتایا کہ جب

پادری اعتراض کرتے ہیں

کہ ایک سے زیادہ بیویاں کرنا سخت ظلم ہے۔ تو میں انہیں کہا کرتی ہوں۔ کہ بے فکر ہو۔ تم نے تو بیوی نہیں بننا۔ بیوی تو ہم نے بننا ہے۔ تم کون ہوتے ہو اعتراض کرنے والے۔ اگر یہ ظلم ہے۔ تو اس کی شکایت ہمیں ہونی چاہیئے۔ تم تو مرد ہو۔ تمہیں کیوں شکایت ہے۔ پھر میں کہتی ہوں کہ اسلام میں تو یہ بھی حکم ہے۔ کہ انصاف سے کام لو۔ اگر مرد انصاف کریں۔ تو مجھے یا کسی اور عورت کو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ وہ دو چھوڑ دس عورتیں کر لیں۔ تمہارا کیا حق ہے۔ کہ تم اس پر شور مچاؤ۔ میں نے یہی واقعہ اس کو سنایا تو وہ کہنے لگا آپ ہالینڈ کی بات کرتے ہیں۔ میں لنڈن میں سے دس ہزار عورت ایسی دکھا سکتا ہوں۔ جو اس بات کے لئے تیار ہے۔ کہ مرد اگر انصاف سے کام لیں۔ تو بے شک وہ کئی شادیاں کر لیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ہمارے ملک میں اخلاق اتنے بگڑ چکے ہیں۔ کہ

اچھے خاوند

میسر ہی نہیں آتے۔ اب دیکھو یہ کتنا بڑا تغیر ہے۔ جو ان میں پیدا ہو رہا ہے۔ اسی طرح کئی لوگ مجھے ملے۔ جنہوں نے کہا۔ کہ ہم نے بیس بیس تیس تیس سال سے شراب نہیں پی۔ یہ کتنا عظیم الشان انقلاب ہے۔ جو ان میں پیدا ہوا ہے۔ پہلے کثرتِ ازدواج پر اعتراض کیا جاتا تھا۔ اور اب کہتے ہیں کہ یہی اسلام کی بڑی خوبی

کہ وہ ایک سے زیادہ شادیوں کی تعلیم دیتا ہے۔ پہلے اس پر اعتراض تھا کہ پردہ کیوں کیا جاتا ہے اور اب اس پر اعتراض ہے۔ کہ ساری عمر نہیں بلکہ ایک منٹ کے لئے بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا پردہ کیوں اتارا غرض وہی چیزیں جو پہلے اعتراض کا موجب سمجھی جاتی تھیں اب

خوبی کا موجب

سمجھی جانے لگی ہیں۔ اور ان میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو ان کی تائید کرتے ہیں۔

جرمنی میں جب گورنمنٹ نے مجھے ریسپشن (Reception) دیا۔ تو ہمارے تمام ساتھیوں کے ساتھ ایک ایک وزیر بیٹھ گیا۔ اور باتیں کرنے لگا۔ ان کے ملک میں یہ دستور ہے۔ کہ جو کام سب سے زیادہ اہم ہو۔ وہ جس وزیر کے سپرد ہو۔ اسی کو پرائم منسٹر سمجھا جاتا ہے۔ چونکہ یہ ریسپشن (Reception) میری خاطر تھا۔ اس لئے انہوں نے جس وزیر کو میرے ساتھ بٹھایا۔ وہ وزیر تعمیرات تھا۔ پہلے تو مجھے اس پر تعجب ہوا۔ مگر پھر انہوں نے بتایا۔ کہ چونکہ آج کل ہم سب سے زیادہ زور تعمیر پر خرچ کر رہے ہیں۔ اور ہمارے ملک کی طاقت کا بیشتر حصہ تعمیرات پر صرف ہو رہا ہے۔ اس لئے اب وزیر تعمیرات ہی ہم میں سب سے بڑا وزیر سمجھا جاتا ہے۔ وہ باتوں باتوں میں پوچھنے لگے۔ کہ جماعت کی کتنی تعداد ہے۔ اور آپ کے کتنے مشن اس وقت قائم ہیں۔ جب انہیں بتایا گیا کہ ہماری اتنی تعداد ہے۔ اور اس قدر مشن ہیں۔ تو انہوں نے تعجب کے ساتھ کہا۔ کہ جماعت اس سے

زیادہ مشن کیوں نہیں کھولتی

میں نے انہیں بتایا۔ کہ اب ہمارا ارادہ ہے کہ اپنے مشنوں کو بڑھائیں۔ اور اس بارہ میں جلد کوئی قدم اٹھایا جائیگا۔ غرض جرمنی میں اسلام کی اشاعت کا ایک وسیع میدان پایا جاتا ہے۔ اور ان میں اسلام کی طرف رغبت اور شوق کا احساس نظر آتا ہے۔ سپین کا مبلغ جب تبلیغی کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے لنڈن آیا۔ تو اس نے بتایا۔ کہ سپین سے آتے وقت جرمنی کے امبیسڈر (Ambassador) سے میں ملنے گیا تھا۔ وہ جرمن بادشاہ ولِہلم (Wilhelm) کے خاندان میں سے ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ ہماری جماعت کے ہیڈ انگلستان آئے ہوئے ہیں۔ اور وہاں ایک تبلیغی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں شمولیت کے لئے میں جا رہا ہوں وہ کہنے لگا کہ میرا بھی ایک پیغام ان کے نام لیتے جاؤ۔ میری طرف سے انہیں کہنا کہ

جرمن لوگ

اسلام قبول کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ آپ جلدی کیوں نہیں کرتے۔ وہاں اپنا تبلیغی مشن کھولیں۔ ہمارا ملک اس وقت روحانی لحاظ سے پیاسا ہے۔ مگر اسے کوئی رستہ نظر نہیں آتا۔ آپ وہاں جائیں۔ اور اپنی باتیں پہنچائیں۔ ہمارا ملک آپ کی باتیں ماننے کے لئے تیار ہے غرض لوگوں کے اندر

سچائی کو قبول کرنے کا مادہ

پایا جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ دوست قربانی کریں۔ اور اپنی ذمہ واری کو محسوس کریں۔ جرمنی کے ایک شہر کی جماعت نے کہا۔ کہ اگر ہمیں مبلغ مل جائے۔ اور مسجد کے لئے زمین خرید کر دے دی جائے۔ تو ہم امید کرتے ہیں۔ کہ اگلے چھ ماہ میں

کئی سو احمدی مسلمان

اس شہر میں پیدا ہو جائیں گے اور ایک دو سال میں ہزار دو ہزار ہو جائیں گے۔ وہاں ایک احمدی عرب موجود تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ فی الحال اس کو یہاں مقرر کر دیا جائے۔ چنانچہ میں نے اس کو وہاں مقرر کر دیا۔ پھر میں نے پوچھا۔ کہ زمین کے لئے کتنی رقم کی ضرورت ہے۔ میں اپنے ملک پر قیاس کر کے سمجھتا تھا کہ وہ پچاس ساٹھ ہزار روپیہ

مانگیں گے مگر انہوں نے کہا کہ ہمیں

صرف دو ہزار مارک

دے دیں۔ میں نے کہا کہ یہ دو ہزار مارک تو میں اپنی جیب سے بھی دے دوں گا تم اس کے متعلق تسلی رکھو۔ مجھے صرف یہ بتا دو کہ عمارت کے لئے کتنا روپیہ لو گے۔ وہ فوراً بول اٹھے کہ عمارت کے لئے ہم آپ سے ایک پیسہ بھی نہیں لیں گے سارا کام ہم اپنے ہاتھ سے کریں گے۔ آپ ہمیں صرف دو ہزار مارک دے دیں تا کہ ہم زمین خرید لیں اس کے بعد اس پر عمارت ہم خود بنا لیں گے۔ یہ چیز ایسی ہے جو سارے جرمنی میں پائی جاتی ہے۔ قاضی فیملی کے ایک نوجوان جو قاضی محمد اسلم صاحب کے بھتیجے ہیں وہاں تعلیم کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کے پاس جرمن قوم کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ بڑے محنتی ہیں۔ وہ کہنے لگے میں ابھی جرمنی سے آرہا ہوں۔ وہاں میں جس مکان میں رہتا تھا اس کی کھڑکی سے میں روزانہ یہ نظارہ دیکھتا تھا کہ سامنے ایک بلڈنگ گری پڑی ہے وہ اسے بنانے کے لئے اکٹھے ہو جاتے اور دوسرے دن شام کو میں دیکھتا تو وہ چھتوں تک پہنچی ہوئی ہوتی اور یہ سارا کام محلہ والے بغیر ایک پیسہ مزدوری لئے کرتے تھے۔ میں نے خود ہمبرگ کو دیکھا وہاں چودہ لاکھ کی آبادی ہے اور امیرانہ ٹھاٹھ کے ساتھ رہنے والے لوگ ہیں مگر ایک عمارت بھی مجھے ٹوٹی ہوئی نظر نہیں آئی۔ اس کے مقابلہ میں انگلستان میں بمباری سے صرف چند ہزار مکان ٹوٹا تھا مگر اب بھی وہ اسی طرح گرا پڑا ہے۔ پھر ان کی ہمتیں ایسی بلند ہیں کہ

ایک جرمن ڈاکٹر

سے میں نے وقت مقرر کیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو وہ جگہ جو ہسپتال کی یونیورسٹی تھی وہاں بم گرنے کی وجہ سے اس مسجد کے برابر برابر شگاف پڑے ہوئے تھے اور اندر صرف دو تین ٹوٹی ہوئی کرسیاں اور ایک ردّی سی چارپائی رکھی تھی اور انہی ٹوٹی ہوئی کرسیوں پر ہسپتال میں کام کرنے والے ڈاکٹر کام کر رہے تھے میں جب گیا تو ایک ادنیٰ سی کرسی پر انہوں نے مجھے بھی بٹھا دیا مگر ان کے چہروں پر اس قدر بشاشت تھی کہ وہ رپورٹ پڑھتے جاتے اور ہنستے جاتے تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان کے ہاں کوئی شادی کی تقریب ہے۔ جس ڈاکٹر نے میرا معائنہ کرنا تھا وہ اس وقت ایک سو پینتیس ۱۳۵ میل دور کسی اور مقام پر کسی ضروری اپریشن کے لئے گیا ہوا تھا اور چونکہ میرے ساتھ وقت مقرر تھا اس لئے وہ وہاں سے موٹر دوڑاتے ہوئے پہنچا اور کمرہ میں آتے ہی بغیر سانس لئے اس نے میرا معائنہ شروع کر دیا۔ اگر کوئی ہمارا آدمی ایسے موقعہ پر آتا تو وہ پہلے یہی کہتا کہ "ساہ تے لین دیو" یعنی پہلے مجھے سانس تو لینے دو پھر میں معائنہ بھی کرتا ہوں۔ مگر اس نے

بغیر سانس لئے

میرا معائنہ شروع کر دیا اور پھر جب ہم نے اسے فیس دینا چاہی تو اس نے فیس لینے سے انکار کر دیا۔ دوسری دفعہ ہم نے اس کے سیکرٹری سے کہا کہ فیس لے لی جائے۔ اس نے فون کیا تو جرمن ڈاکٹر نے اسے ڈانٹا اور کہا کہ اب ایک دفعہ جو کہہ چکا ہوں کہ میں نے فیس نہیں لینی۔ اس کے بعد ہم نے اپنے جرمنی کے مبلغ سے کہا کہ تم اسے جا کر کہو کہ ہم اتنی دور سے یہاں علاج کرانے کے لئے ہی آئے ہیں اس لئے آپ اپنی فیس لے لیں۔ مگر اس نے پھر یہی کہا کہ یہ مذہبی آدمی ہیں اس لئے میں نے ان سے فیس نہیں لینی۔ پندرہ بیس منٹ اس کے ساتھ جھگڑا رہا مگر اس نے فیس نہیں لی۔ غرض ان کے اندر اس قدر جوش پایا جاتا ہے اور اس قدر ہمت اور کام کرنے کی روح پائی جاتی ہے کہ ہر شخص کی حالت کو دیکھ کر یوں معلوم ہوتا ہے جیسے وہ یہ ارادہ کر کے بیٹھا ہے کہ وہ دنیا میں کچھ نہ کچھ کام کر کے رہے گا۔ ان کے مقابلہ میں ہمیں اپنے ملک کی حالت کا قیاس کرتے ہوئے شرم آتی ہے کہ وہ بھی ہمارے جیسے آدمی ہیں مگر ہماری محنت اور ان کی محنت اور ہمارے کام اور ان کے کام کی آپس میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ انگلستان ان کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے جیسے کسی زمانہ میں ہندوستانی انگریزوں کے مقابلہ میں تھے۔ انگلستان کے لوگ بالکل سست اور نکمے ہیں۔ کام کریں گے تو ہاتھ پیچھے ڈالیں گے اور مزدوری پہلے مانگیں گے۔ ان کی حالت بالکل پرانے زمانہ کے کشمیریوں کی سی ہو گئی ہے۔ ایک دفعہ ہم کشمیر گئے اور اسباب اتارا تو ہم نے ایک مزدور کو بلایا کہ یہ سامان اٹھا کر ایک سرائے میں رکھ دو۔ اس نے کہا میں دو پیسے فی نگ لوں گا۔ ہم نے کہا بہت اچھا نگ اٹھاؤ اندر رکھ دو ہم تمہیں اجرت دے دیں گے۔ مگر اس کے لالچ کی یہ کیفیت تھی کہ وہ ہر نگ کے اٹھانے سے پہلے کہتا کہ

"لاؤ پونسہ"

اور جب تک اسے دو پیسے نہ دے دیئے جاتے وہ نگ نہ اٹھاتا۔ میری اس وقت چھوٹی عمر تھی۔ میر محمد اسحٰق صاحبؓ بھی میرے ساتھ تھے۔ ہم نے اس کے ساتھ مذاق شروع کر دیا۔ ایک ایک چیز پر ہم پیسے دیتے اور وہ اٹھا کر اندر رکھ دیتا۔ جب ہم سرائے کے برآمدہ میں داخل ہوئے تو برآمدہ کے ساتھ ہم نے اپنی چھتری رکھ دی اس کے بعد ہمیں مذاق سوجھا اور ہم نے کہا کہ اب اسے کہتے ہیں کہ یہ چھتری اٹھا کر دیدو دیکھیں اب بھی یہ کچھ مانگتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ ہم نے اسے کہا کہ یہ چھتری ہمیں پکڑا دو اس پر وہ جھٹ کہنے لگا "لاؤ پونسہ" یہی انگریزوں کا حال ہے۔ ان کا اپنا ملک گذشتہ جنگ کے نتیجہ میں تباہ پڑا ہے مگر وہ گرے ہوئے مکانوں کو بنا نہیں سکے اور جرمنی کی یہ حالت ہے کہ وہ لوگ صبح سے شام تک کام کرتے ہیں اور انہوں نے اپنی ساری عمارتیں دوبارہ کھڑی کر لی ہیں۔ بہر حال اللہ تعالےٰ نے ان ملکوں میں اسلام کی طرف رغبت پیدا کر دی ہے۔ اب ہمیں ان کی اس رغبت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ فصل تو تیار ہے صرف اس کے کاٹنے والے چاہئیں۔ اگر تم اس فصل کے کاٹنے والے بن جاؤ تو تم دیکھو گے کہ سارا یورپ ایک دن اسلام کی آغوش میں آجائیگا۔ اس وقت مشکل یہ ہے کہ غلّہ کو سنبھالنے والا کوئی نہیں۔ مگر بہر حال اللہ تعالےٰ نے یہ غلّہ تمہارے لئے ہی رکھا ہوا ہے اور تم ہی اس فصل کے کاٹنے والے ہو۔ جو مسائل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں پیش کئے تھے آج یورپین دنیا انہی مسائل کی طرف آرہی ہے اور وہ اسلام کی فوقیت اور اس کی برتری کو تسلیم کر رہی ہے

ڈسمنڈ شا (Desmond Shaw)

انگلستان کے بہترین مصنفوں میں سے ہے۔ کم سے کم وہ خود اپنے آپ کو ایچ۔ جی۔ ویلز سے بھی بڑا سمجھتا ہے۔ وہ مجھے ملا تو کہنے لگا۔ سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ امن پھیلانے والا جو نبی آیا تھا اسی کو لڑائی کرنے والا نبی کہا جاتا ہے۔ اور پادری اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ میں نے کہا تمہیں یہ نظر نہیں آتا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہم لوگ ہی یورپ میں پھیلا رہے ہیں اور ہمیں ہی مسلمانوں کے نزدیک واجب القتل سمجھا جاتا ہے وہ کہنے لگا مجھے ایک معزز مسلمان ملا تھا۔ میں نے اس سے یہی کہا کہ اسلام پھیلانے والے تو یہی لوگ ہیں اور ہم تک اگر اسلام پہنچا ہے تو انہی کے ذریعہ۔ تم ان لوگوں کی مخالفت کر کے اپنا بیڑہ کیوں غرق کر رہے ہو۔ ان پر ہماری اسلامی خدمات کا اتنا گہرا اثر ہے کہ یہی ڈسمنڈ شا (Desmond Shaw) دعوت استقبالیہ میں مجھے ملا اور چلا گیا پھر ظفر اللہ خان سے ملا اور کہنے لگا کہ میں حضرت صاحب سے ابھی نہیں ملا اور یہ کہہ کر وہ پھر میرے ملنے کے لئے آگیا۔ اسی طرح تین چار دفعہ ہوا وہ بار بار میرے ملنے کے لئے آجاتا۔ آخر جب میں اٹھا تو اس وقت بھی وہ میرے سامنے والی میز پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بار بار یہی کہتا کہ میں بچپن سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا قائل ہوں اور سمجھتا ہوں کہ یہ

بہت بڑا نبی

ہوا ہے۔ اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے میں ہی برکت ہے۔ غرض یورپ کا مزاج اب اسلام کی طرف آرہا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ابھی ان

چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء

جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے سالانہ جلسہ کا انعقاد بھی ایک ذریعہ ہے اور اسے خود بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع کیا تھا۔ جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے جلسہ سالانہ کے فوائد زیادہ نمایاں اور وسیع ہوتے جاتے ہیں۔ جماعت کیلئے مجموعی طور پر تزکیہ نفس حاصل کرنے۔ پچھلے سال کے کام کا جائزہ لینے اور آئندہ کے پروگرام کے متعلق واقفیت حاصل کرنے اور سب سے بڑھ کر امام وقت کے ارشادات سے بہرہ ور ہونے کا اس سے اچھا موقعہ اور کوئی نہیں ہوتا۔

اس جلسہ کے اخراجات کے لئے رقم فراہم کرنے کی خاطر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایام مبارک سے ہی چندہ جلسہ سالانہ ایک علیحدہ اور مستقل چندہ کے طور پر جاری ہے۔ جس کی شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دس فیصدی ہے۔ گویا اگر کسی دوست کی آمد دو سو روپیہ ماہوار ہو تو اس کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ بیس روپے واجب الادا ہوگا۔ یہ چندہ جلسہ سالانہ تک باقساط بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے مخصوص حالات کی وجہ سے یہ ضروری ہوتا ہے کہ ابتدائے سال میں ہی اجناس اور دوسری اشیاء مثلاً ایندھن وغیرہ خرید کر لئے جائیں تا اخراجات میں کفایت رہے یوں بھی جلسہ سالانہ کے قریب جا کر اس کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ انہی ایام میں تحریک جدید کے بقائے صاف کرنے ہوتے ہیں اور جلسہ سالانہ پر آنے کے لئے تیاری کرنی ہوتی ہے اندریں حالات میں جماعت کے تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ چندہ جلسہ سالانہ کے جمع کرنے میں پورے خلوص اور توجہ سے کام کریں۔

یہ بھی یاد رہے کہ جلسہ سالانہ کا چندہ لازمی ہے۔ پس جس طرح چندہ عام اور حصہ آمد کے بقایا جات وصول کرنے ضروری ہیں۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے بقایا جات کی وصولی کا بھی انتظام کیا جائے۔

زمیندار جماعتوں کے عہدہ داران کی خدمت میں تحریر ہے کہ وہ جہاں چندہ عام یا حصہ آمد کا چندہ احباب کرام سے وصول فرمائیں وہاں جلسہ سالانہ کا چندہ بھی فصل ربیع کی آمد پر ابھی سے وصول فرمائیں کیونکہ اگر اس وقت جلسہ سالانہ کا چندہ احباب کرام سے وصول نہ کیا گیا تو فصل خریف کے موقعہ پر دونوں فصلوں کا چندہ جلسہ سالانہ وصول کرنے میں دقت ہوگی۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) سیرالیون میں جماعت کی ایک زمین کے سلسلہ میں عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا ہے جس پر وہاں ایک آدمی نے ناجائز قبضہ کر لیا ہے۔ احباب کی خدمت میں مبلغ انچارج درخواست کرتے ہیں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائے اور ہر قسم کی مصیبت اور بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (وکیل التبشیر ربوہ)

(۲) میرے بھائی محمد شریف صاحب اچانک ایک فوجداری مقدمہ میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں باعزت بری فرمائے و آمین۔ اور ہر حال میں اللہ تعالےٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔ (نذیر مہاجر گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور)

(۳) میرے والد سید غلام حسین شاہ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ڈیپارٹمنٹ ڈنگری ایک ماہ راولپنڈی کے کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں زیر علاج رہ کر ڈیڑھ ماہ سے بندہ کے پاس مقیم ہیں بہت لاغر اور کمزور ہو گئے ہیں احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ کیپٹن سید محمود احمد شاہ پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول

(۴) میرے چھوٹے بھائی عزیزم حمید اللہ ملک ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احباب بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ مشتاق احمد ملک پاکستان منٹ لاہور

(۵) میری بیوی عرصہ سے بیمار ہے۔ اور میری لڑکی مسعودہ پروین عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے نیز اس کی تین سالہ بچی مرض خناق میں مبتلا ہے۔ احباب التزام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو اپنے خاص فضل کے ماتحت صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اور میں خود بھی مرض ضعف معدہ میں مبتلا ہوں [illegible] (عبد الستار [illegible])

ہیں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو پدرم سلطان بود کے مطابق سمجھتے ہیں۔ کہ ہم بڑے ہیں۔ اور یہ ایشیائی چھوٹے ہیں۔ لیکن ان کے اعلیٰ درجہ کے طبقہ میں اب وہ لوگ بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ جو سمجھتے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نہ ماننا بیوقوفی ہے۔ آپؐ دنیا کی طرف ایک نور اور رحمت لائے ہیں۔ اور آپؐ کی پیروی میں ہی امن اور سلامتی ہے۔

مجھ سے ہیمبرگ میں ایک مودودی طرز کا آدمی ملا۔ وہ اپنے آپ کو عراقی کہتا تھا۔ لیکن لوگوں نے بتایا۔ کہ یہ ایک معجون مرکب کی قسم کا آدمی ہے۔ کبھی یہ اپنے آپ کو بہائی کہتا ہے اور کبھی مودودی۔ اس نے ہمیں دھوکا دیا۔ جب اسے بتایا گیا کہ میں بیماری کی وجہ سے مل نہیں سکتا۔ تو وہ کہنے لگا کہ میں صرف مصافحہ کرنا چاہتا ہوں مگر پھر اس نے بحث شروع کر دی۔ آخر جرمن لوگ اسے اٹھا کر لے گئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ یہ ہماری دعوت تھی۔ اس میں تم بغیر ہماری اجازت کے کیوں آئے ہم ابھی پولیس کو اطلاع دیتے ہیں۔ دوسرے دن وہاں کے ایک نومسلم مجھ سے معافی مانگنے آئے۔ اور انہوں نے کہا کہ اس شخص کی وجہ سے آپ جرمن قوم کو برا نہ سمجھ لیں۔

یہ ایشیائی تھا

اس لئے اس نے یہ غلطی کی ہے۔ اس وقت میری بھی ایشیائی رگ بھڑک اٹھی۔ اور میں نے کہا کہ بُرے آدمی ایشیا میں ہی نہیں ہوتے۔ یورپ میں بھی موجود ہیں۔ وہ کہنے لگے۔ بے شک موجود ہیں۔ میں صرف یہ کہنے آیا تھا۔ کہ آپ کے دل میں ہمارے متعلق ناراضگی پیدا نہ ہو۔ ہم آپ کو اپنا معزز مہمان سمجھتے ہیں۔ اور یہ شخص جس نے غلطی کی ایشیائی تھا۔ میں نے کہا۔ ایشیائی تو تھا۔ مگر اس کی اپنی حرکات اسلامی تعلیم کے خلاف تھیں۔ مودودی لوگ ہم کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ مگر اس نے خود قرآن کے خلاف عمل کیا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ان کے مخالف بحث کر رہے تھے۔ کہ انہوں نے ستاروں میں دیکھا اور کہا۔ کہ میں بیمار ہوں۔ اور یہاں مجھے دس ڈاکٹروں نے کہا ہے۔ کہ میں بیمار ہوں۔ مگر ابراہیمؑ کے مخالف تو اتنے شریف تھے۔ کہ اٹھ کر چلے گئے۔ اور اس شخص کو ڈاکٹری گواہی بھی بتائی گئی۔ مگر پھر بھی اس نے کہا۔ کہ میں مسئلہ حل کئے بغیر واپس نہیں جا سکتا۔ پس اس شخص نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ مسلمان نہیں۔ ورنہ قرآن تو کہتا ہے۔ فنظر نظرۃ فی النجوم فقال انی سقیم۔ ابراہیمؑ نے ستاروں کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں بیمار ہوں۔ اور وہ لوگ چلے گئے۔ اور یہاں دس ڈاکٹر اعلان کرتے ہیں۔ کہ آپ کو زیادہ بولنا نہیں چاہیئے۔ اور پھر بھی وہ بحث کرتا چلا گیا۔ پس اس نے اپنے

دعوئے اسلام کے باوجود

خود اس کے خلاف عمل کیا ہے۔ ایسے شخص کے کسی فعل کی وجہ سے میں آپ پر کس طرح ناراض ہو سکتا ہوں۔

چونکہ جس جگہ میں ٹھیرا ہوا ہوں۔ اس کے پاس اور بھی مکان بن رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے شور رہتا ہے۔ اس لئے آج صبح سے میرے دماغ پر اس کا اثر ہے۔ اور زیادہ بولنا میرے لئے مشکل ہے۔ میں اسی پر اپنے خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ صرف اس قدر کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ شروع میں میں نماز زیادہ بھول جایا کرتا تھا۔ مگر آہستہ آہستہ یہ نقص جاتا رہا۔ لنڈن میں بھی یادداشت ٹھیک رہی۔ مگر شور کی وجہ سے آج چونکہ دماغی پریشانی زیادہ ہے۔ اس لئے اگر میں بھول جاؤں۔ تو میرے پیچھے نماز پڑھنے والے مجھے یاد دلا دیں۔

راولپنڈی کے احباب الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ کی انگوٹھیاں (تیار کردہ ضیاء الدین و روشن الدین) سعید احمد خاں معرفت عصمت کیمسٹ بوڑھ بازار سے حاصل کریں

الیسٹرن پرفیومری کمپنی

کے مایہ ناز

عطر۔ سینٹ۔ ہیر آئل۔ ہیر ٹانک

اور شربت شیراز

ربوہ کے ہر دوکاندار سے خریدیئے

نہری اراضی

ضلع ڈیرہ غازی خاں سے زرخیز اراضی کے مربعہ جات معمولی قیمت پر حاصل کریں

تفصیل کیلئے اپنے پتہ کا لفافہ ضرور بھیجیں

پوسٹ بکس ۴۹۲ لاہور

قادیان کا قدیمی مشہور تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

جس کی تعریف کی ضرورت نہیں رہی

جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے

قیمت فی تولہ دو روپے

اکسیر اطہرا

مکمل کورس سولہ روپے ۱۶

فی تولہ ڈیڑھ روپیہ

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ

ڈنگہ بازار سیالکوٹ

زمین برائے ٹھیکہ

ضلع سرگودھا میں دس مربع زمین ہم پانچ سال کے لئے ٹھیکہ پر دینا چاہتے ہیں۔ اس زمین میں ایک بڑا پمپ لگا ہوا ہے جس کا پانی اس سارے رقبہ کی کاشت سے بھی زائد ہے۔ زرِ ٹھیکہ تین روپے فی کنال فی سال ہے جو صاحب خواہشمند ہوں پتہ ذیل پر تحریر فرمائیں

الف۔ س معرفت مینیجر صاحب

اخبار الفضل ربوہ ضلع جھنگ

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج میں دو کلرکوں کی ضرورت ہے۔ ایسے احمدی مخلص میٹرک پاس نوجوان درخواست بھجوائیں جو حساب کتاب اور دفتری امور سے واقفیت رکھتے ہوں۔ محنتی اور ذہین ہوں۔ تنخواہ ۵۰-۳۰-۸۰ کے گریڈ میں علاوہ الاؤنس ہوگی۔

پرنسپل

اہل اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ضروری اطلاع

دواخانہ نور الدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور (جو مسجد مائی لاڈو اور بڑے ڈاکخانہ کے درمیان رتن باغ کے پاس واقع ہے) میں مستورات کے علاج کا خاص انتظام ہے۔ بیگم صاحبہ حکیم عبدالوہاب عمر طبیبہ قابلہ گولڈ میڈلسٹ مستند طبیہ کالج دہلی بیمار مستورات کو دیکھتی ہیں۔ اور علاج کرتی ہیں۔ ضرورت مند اصحاب خط میں بیماری کی تفصیل لکھکر بھی دوا منگوا سکتے ہیں۔ مینیجر دواخانہ نور الدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

موتی سرمہ

خارش ککرے۔ جالا۔ پھولا پڑبال۔ دھند۔ غبار پلکیں گرنے کے لئے اکسیر ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

نور کیمیکل فارمیسی

۳ دیال سنگھ مینشن مال روڈ لاہور

مزارع کی ضرورت

بھکر سے انتیس میل دور مظفر گڑھ روڈ پر پندرہ پندرہ ایکڑ کے دو نئے مربعہ جات کو زیر کاشت لانے کے لئے مزارع کی ضرورت ہے۔ پانی نہر کا لگتا ہے تنخواہ اور دیگر شرائط مندرجہ ذیل پتہ پر طے کریں

فلائٹ لفٹیننٹ ڈار رنشا آر پی اے ایف چک لالہ

الفضل کا خطبہ نمبر

خود بھی منگوائیں اور اپنے ملنے جلنے والوں کے نام بھی جاری کرائیں

قیمت صرف پانچ روپے سالانہ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

بارہ سالہ مخفی خزانہ ظاہر کر دیا

مردانہ کمزوری نئی یا پرانی کسی سبب سے ہو۔ ضعف دل کی دھڑکن کمزوری مثانہ بکثرت پیشاب عام جسمانی کمزوری (حقانی ٹانک پلز)

چھ روپیہ علاوہ خرچہ ڈاک

"ڈاکٹر طبیبہ" نئے پرانے نزلے زکام کھانسی سینہ سے تعلق رکھنے والی ہر بیماری کا تیر بہدف علاج پانچ روپے علاوہ محصول ڈاک پیکنگ۔ مینیجر احمدیہ فارمیسی پی او یادگر آباد ضلع شیخوپورہ پنجاب

الفضل کے مشتہرین سے معاملہ کرتے وقت احباب اپنی ہر طرح تسلی کر لیا کریں

ہر قسم کی ربڑ و پیتل کی مہریں بنوانے۔ نئے پن خریدنے کے لئے

● فاؤنٹن پن ورکشاپ ●

نیلہ گنبد لاہور کو یاد رکھیں

حب اطہر رجسٹرڈ قدیمی، اولین، شہرہ آفاق قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل کورس گیارہ تولہ ۱۲/۱۳ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ